



## سوال

(59) حج افراد میں قربانی نہ کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص زید نے گزشتہ سال حج افراد کیا لیکن قربانی نہ کر سکا (غفلت یا دشواری کے سبب) اب گھر آنے بعد اسے شدید احساس ہے کہ شاید چار مہینہ کے بعد پھر حجاز سفر پر جائے کتاب و سنت کی روشنی میں بتائیں کہ اس کو کیا کرنے چاہئے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حج کی تین صورتوں اور قسموں (1- حج افراد 2- حج تمتع 3- حج قرآن) میں دونوں قسموں (تمتع وقرآن) میں دم دینا یعنی: جانور (اونٹ یا بھیڑ یا بکریا دنبہ) کا ذبح کرنا ضروری ہے۔ اسے دم تمتع یا دم قرآن کہا جاتا ہے۔ یہ عام اصطلاحی قربانی (اضحیہ) نہیں ہے۔ جس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ مستطیع پر واجب ہے یا سنت موکدہ۔

حج افراد میں مفرد پر دم نہیں ہے البتہ اگر اس کو اضحیہ یعنی: قربانی کی استطاعت ہو تو قربانی کر دے تو لہجھا ہے لیکن وہاں قربانی کرنے کی بجائے گھر پر قربانی کرنا زیادہ مناسب ہے کہ اس سے گھر والے اور عزیز واقارت مساکین اور فقراء سب فائدہ اٹھائیں گے۔

زید نے حج افراد کیا ہے اس لئے اس پر دم واجب نہیں تھا۔ رہ گئی قربانی (اضحیہ) تو اگر گھر والوں نے گھر پر قربانی کر دی ہے تو زید سے قربانی کا جو مطالبہ تھا وہ پورا ہوگا۔ زید کو حرم میں خود اپنی طرف سے الگ قربانی نہ کرنے کا ذرہ برابر بھی احساس اور فخر نہ ہونا چاہئے۔ خدا نخواستہ اگر گھر والوں نے غفلت کی وجہ سے یا سوچ کر زید منیٰ میں قربانی کریں گے۔ انہوں نے گھر پر قربانی نہیں کی تو اس صورت میں اس نقصان کی تلافی کی کوئی صورت نہیں ہے۔ بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی چاہی جائے۔ فقط

عبید اللہ

حدیث وفد عبد القیس میں جو اشکال ہیں ان کو مع جواب کے سامنے رکھنے کے ساتھ امور ذیل بھی پیش نظر رہنے چاہئیں:

(1) وفد عبد القیس کب آیا تھا؟ اور ایک ہی دفعہ آیا تھا یا دو دفعہ آیا تھا؟

(2) حج فرض ہونے سے پہلے آیا تھا اس کے بعد آیا تھا؟ اگر بعد میں آیا تھا تو روایت میں حج کا ذکر کیوں نہیں ہے؟



### (3) حج کب فرض ہوا ہے؟

ان تینوں امور میں سے ایک بھی متفق علیہ نہیں ہے۔ سب ہی میں علماء کا اختلاف ہے۔ جن کے نزدیک یہ وفد 5ھ میں یا اس سے پہلے یا 6ھ میں آیا اور حج 6ھ میں یا اس کے بعد فرض ہوا اور جن کے نزدیک یہ وفد 8ھ میں آیا اور حج 9ھ میں یا اس کے بعد فرض ہوا اور جن کے نزدیک یہ وفد 8ھ میں آیا اور حج 9ھ میں یا اس کے بعد فرض ہوا۔ ان دونوں گروہوں کو اس حدیث میں عدم ذکر حج کی توجیہ اور اعتذار کی ضرورت نہیں ہے اور جو لوگ (شافعی وغیرہ) ہجرت کے بعد جلد ہی حج کا فرض ہونا مانتے ہیں اور وفد کے اس بعد 5ھ یا 6ھ میں آنے کے قائل ہیں ان کو بلاشبہ اعتذار کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حافظ وغیرہ متعدد مختلف توجیہیں علماء سے نقل کی ہیں اور بعض کی تضعیف بھی کر دی ہے۔

حافظ کی بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک راجح یہ ہے کہ یہ وفد 5ھ سے پہلے آیا تھا اور آنے والے سابق الاسلام ہیں اور حج ان کے افادہ کے بعد 6ھ میں فرض ہوا ہے اس بنا پر ان اس حدیث میں عدم ذکر حج کی توجیہ اور اعتذار کی ضرورت نہیں تھی لیکن ان کا محمولہ منقولہ فی المرعاة اعتذار دوامروں پر مبنی ہے:

(1) وفد حج کی فرضیت کے بعد آیا تھا۔

(2) کسی معتبر روایت میں حج کا ذکر نہیں ہے۔ بیہقی اور مسند کی محمولہ دونوں روایتیں ان کے سلسلے تھیں۔ چنانچہ انہوں نے اسی حدیث کی شرح میں بیہقی کی روایت کی سند پر کلام کر کے روایت کو شاذ قرار دے کر کالعدم کر دیا ہے اور مسند کی روایت میں ذکر حج غیر محفوظ ہونے کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔

ہمارے نزدیک اس کے غیر محفوظ ہونے کا ایک قرینہ یہ بھی ہے کہ تمام روایتوں میں حج کے بجائے زکوٰۃ کا ذکر ہے اور مسند کی صرف اسی روایت میں زکوٰۃ کے بجائے حج کا ذکر آگیا ہے۔ مسند احمد کی روایت میاگر ذکر حج محفوظ مان لیا جائے تو مامورات بجائے چار کے 6 ہو جاتے ہیں۔

### (1) شہادت توحید

(2) صلوٰۃ

(3) زکوٰۃ

(4) صوم

(5) حج

(6) اداء خمس

حافظ نے اس اشکال کو یوں دفع کیا کہ شہادۃ اور ادا خمس مامورات اربعہ موعود کے علاوہ اور ان سے خارج ہیں۔ ہم نے ان دونوں روایتوں کو کان لم یکن سمجھ کر نظر انداز کر دیا ہے اور حج کی فرضیت کو امام شافعی کے خیال کے مطابق ہجرت کے فوراً بعد وفد کی وفادہ کا اس کے بعد ہونا راجح سمجھا ہے اس لئے حافظ کا محمولہ اعتذار نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ مکتا تیب

آپ نے یہ لہجھا کیا کہ عمرہ کا احرام جدہ سے باندھا۔ خدا کرے ہمارے علماء قولاً و عملاً اس محقق اور صحیح چیز کی لوگوں کو تلقین کرنا شروع کر دیں۔ حجہ الوداع کے موقع پر بجز حضرت عائشہ دوسرے صحابی سے عمرہ کرنا منقول نہیں ہے۔ نہ حج سے پہلے نہ حج کے بعد۔ اس طرح خلافت راشدہ میں بھی مروجہ عمروں کی نظیر نہیں ملتی۔ لیکن عمرہ کی فضیلت سے متعلق صحیح قولی احادیث کی روشنی میں اگر ڈیڑھ دو ہفتہ کے فصل سے تنعیم یا جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کر لیا جائے تو میرے نزدیک یہ طریقہ بدعت میں داخل نہ ہوگا۔ ڈیڑھ دو ہفتہ پر قید اس لئے لگانی گئی ہے کہ ہر مرتبہ حلق پر عمل کرنے کے لئے سر پر بال موجود ہیں۔ مکتا تیب



عزیزم مولوی عبدالودود صاحب

السلام علیکم

آپ کا لفظہ مرقومہ و مرسلہ 24 ستمبر کی ڈاک سے موصول ہوا جس میں مولانا کی اہلیہ کے دودن گم رہنے کا اور اس حادثہ کا خوان پر اور مولانا پر جو اثر پڑا اس کا و نیز مولانا کی غایت درجہ کمزوری اور کھانے پینے کی رغبت و خواہش ختم ہو جانے کے بعد مستثنیٰ زاہر میں ان کے داخل کئے جانے اور ان کی اجازت سے ہم لوگوں کے نام خطوط لکھنے کا بند کر رہے۔

آپ کے اس خط سے ایک دن پہلے جمعہ 3 ستمبر کو عصر کے بعد مولوی احسان اللہ صاحب مرسلہ ٹیلیگرام مل چکا تھا جس میں مولانا (اقبال رحمانی بونڈھیاری) کے 31 اگست کو وفات پانے کی اطلاع دی گئی ہے۔ مضمون سن کی دل کا کیا حال ہوا اور تاریخ تحریر عریضہ ہذا کی کیفیت ہے اور اس حادثہ کے کیا اثرات مرتب ہوں گے اور مرحوم کی ضعیف و غریب الوطن بیوہ و نیز وطن میں والد اور بھائی و حملہ رشتہ داران و اہل مدرسہ کا کیا حال ہوگا؟ یہ سب کچھ سوچ اور تصور کر کے دل و دماغ بے قابو ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کے حال پر رحم فرما کر دلوں میں صبر و سہار کی توفیق بخشے اور ہم انبیاء صلحاء اتقیا کے ارتحال کے واقعات سے سبق و عبرت حاصل کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور جنت میں مولانا کے درجات بلند فرمائے۔ مولانا بڑے خوش نصیب ہیں کہ اللہ نے انہیں حرم کی میں بلا کر ہمیشہ کے لئے ان کو اپنا مہمان بنا لیا یہ مرتبہ تو لوگوں کی تمنادعا کے بعد حاصل نہیں ہوتا۔ شاذ و نادر ہی کسی کی یہ تمنا پوری ہوتی ہے۔ کاش اس راقم سطور کو بھی کسی بہانہ سے وہاں بلا لیا جائے اور وہ وہیں کا ہو رہے۔ میں آپ کو اور مولانا مرحوم کی اہلیہ کو تعزیت کے سلسلہ میں کیا لکھوں جبکہ میں خود تسلی و تعزیت کا محتاج ہو رہا ہوں۔ ویسے ہی اعصاب و بصارت کی کمزوری کی وجہ سے کچھ مزید لکھنے سے قاصر ہو رہا ہوں۔ یہ چند سطریں بھی بمشکل تمام لکھ سکا ہوں مولانا کی اہلیہ کو میرا اور والدہ عزیزان مولوی عبدالرحمن و حافظ عبدالعزیز کا سلام پہنچادیں اور ان کی طبیعت کا جیسا کہ کچھ حال ہوا اس سے براہ راست یا مولوی عبدالرحمن سلمہ کے ذریعہ مطلع کریں۔

مولانا مرحوم نے حج بدل بصورت تمتع کا عمرہ تو کر لیا ہے حج باقی رہ گیا ہے اگر وہاں کے علماء میری رائے سے اتفاق کریں تو کسی بستوی طالب علم جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے ذریعہ مولانا کے ذمہ کاج بدل کرا دیں۔ اس طرح مولانا کے حج بدل کے لئے بھیجنے والے کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ گھر میں اہلیہ و خالہ سے بھی ہمارا سلام کہیں اوبھکے کو دعا والسلام

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 - کتاب الحج

صفحہ نمبر 171

محدث فتویٰ